

حضرت زہراء سلام اللہ علیہا (حصہ اول)

<?xml encoding="UTF-8">

الرسول(ص): یا فاطمۃ انّ اللہ یغضبُ لِغَضَبِک و یرضی لرضاک اے فاطمہ(س) تیرے ناراض ہونے سے خدا ناراض ہوتا ہے ، اور تیرے راضی ہونے سے خدا راضی ہوتا ہے۔ { مستدرک حاکم: 3/154; مجمع الزوائد: 9/203 و حاکم در کتاب مستدرک احادیثی }

الرسول(ص): یا فاطمۃ! ألا ترضین اے فاطمہ کیا آپ اس بات پہ راضی نہیں کہ ۔ أن تكونَ سیدة نساء العالمین آپ سرور زنان عالم ہوو سیدة نساء هذه الأمة سرور زنان امت محمدی ہیں و سیدة المؤمنین اور سرور زنان مومنین ہیں { مستدرک حاکم: 3/156 }

خدا نے فضیلت و شرافت کی بنا پر بعض اشیاء کو برگزیدہ بنایا ہے جو ہستی ، مجموعہ ہستی میں بافضیلت تر و با شرف تر ہوگی ۔ اس کا مقام بالا تر ہوگا، اس کی دوستی بھی حیثیت والی ہوگی ۔ اور اس ہستی سے دشمنی بھی نسبتاً خطر آور ہوگی۔ ایسی ہستی پہ کی ناراضگی بھی نسبتاً سنگین نتائج کی حامل ہوگی۔

الرسول(ص): یا سلمان من أحب فاطمۃ ابنتی اے سلمان جو میری بیٹی فاطمہ(س) سے محبت کرے ، فهو فی الجنة معی وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔ وَمَنْ أَبْغَضَهَا فهو فی النارِ جو انہیں غضبناک کرے وہ جہنم میں ہوگا یا سلمان حبّ فاطمۃ اے سلمان فاطمہ(س) کی محبت ینفَع فی مائةِ موطنِ فائدہ دیگی سو مقامات پہ ايسرُ تلكِ المواطنِ آسان ترین مقام ان مقامات میں الموتُ و القبرُ مقام موت اور مقام قبر ہے و الميزانُ و المحشرُ مقام میزان و مقام حشر ہے و الصراطُ و المحاسبةُ مقام صراط و مقام حساب ہے فمن رَضِيَتْ عَنْهُ ابنتي فاطمةُ جس سے میری بیٹی راضی ہوگی رَضِيَتْ عَنْهُ میں اس سے راضی ہونگ و من رَضِيَتْ عَنْهُ اور جس سے میں راضی ہونگا۔ رضي الله عنه خدا بھی اس سے راضی ہوگا۔ و من غَضِبَتْ عَلَيْهِ فاطمةُ جس سے میری بیٹی ناراض ہوگی غَضِبَتْ عَلَيْهِ میں اس سے ناراض ہونگا و من غَضِبَتْ عَلَيْهِ اور جس سے میں ناراض ہونگا۔ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ خدا بھی اس سے نا راض ہوگا۔ یا سلمان و بِلَّ اے سلمان ہلاکت و بربادی ہے لِمَنْ يَظْلِمُهَا اس کے لیے جو اس پر ظلم کرے و يَظْلِمُ ذُرِّيَّتَهَا و شَيْعَتَهَا جو انکی ذریت اور انکے شیعوں پہ ظلم کرے (بحار الأنوار/ 27/116/ باب 4- ثواب حبه و نصرهم و ولايتهم /ص/73)

محبت فاطمہ سلام اللہ علیہا سبب بنتی ہے کہ انسان محب جنتی ہونہ صرف جنتی ہو بلکہ جنت میں بھی ہمنشین رسول خدا ہو۔ وہ محبت مفید ہے جو انسان کو اپنے محبوب کا مطیع بنا دے ۔ سچی محبت اور جھوٹی محبت میں یہی تو فرق ہے ۔ کہ سچی محبت میں محب ، محبوب کا مطیع و فرمانبردار ہوتا ہے، جبکہ سچی محبت میں محب چاہتا ہے کہ محبو ب اس کا مطیع ہو۔ محبوب وہی انداز اپنائے جو محب چاہے، سچی محبت میں محب خود کو ویسا بنانا چاہتا ہے جیسا محب چاہے اور جھوٹی محبت میں محب چاہتا ہے کہ محبوب وہی رنگ اپنا لے جیسا محب چاہتا ہے۔ سچی محبت میں محب کو محبوب کی خواہشوں کی فکر ہے نہ کہ اپنی۔ جبکہ جھوٹی محبت میں محب کو صرف اپنی لذتوں اور خواہشوں کی فکر ہے، نہ کہ محبوب کی ، وہ اپنی خواہشات کی حد تک محبوب سے محبت کرتا ہے ۔ ہماری محبتیں اہل بیت عظام سے سچی ہونی چاہئیں ہم انکے مطیع و فرمانبردار بنیں ، ہم انہیں اپنے مطیع بنا نے کی کوشش نہ کریں۔ ہم ان سے راہنمائی اور ہدایت لیں ، ان سے

مشورہ لیں۔ یہ کوشش نہ کریں کہ انہیں مشورہ دیں۔ ہم انہیں یہ نہ کہیں کہ وہ ایسے بنیں جیسے ہم چاہتے ہیں۔ بلکہ ہم خود ایسے بنیں جیسے وہ چاہتے ہیں۔ ہم اہل بیت سے صرف یہ تقاضا نہ کریں کہ وہ ہماری مشکلات کو ہمیشہ اسرے وقت میں حل کریں۔ جبکہ ہمیں انکی مشکلات کی کوئی فکر نہ ہو۔ نہ چاہیں کہ وہ ہمیشہ ہماری حاجتوں کو پوری کرتے ہیں۔

جبکہ ہمیں انکی حاجتوں کی فکر نہ ہو۔ یہ کوشش نہ کریں کہ ہم اہلبیت (ع) کو اپنی آرزوں کے لیے وسیلہ بنائیں جبکہ انکی آرزوؤں سے ہم بکلی بے خبر ہوں۔ سیدہ کونین (س) سے محبت کا تقاضا صرف یہ نہیں کہ ہم اور ہماری خواتین صرف بارگاہ خداوندی میں انہیں وسیلہ قرار دیں تاکہ وہ ہماری مادی خواہشات و مادی آرزوؤں کو پوری کریں اور بس۔ اگر ہماری مادی آرزوئیں انکے وسیلے سے پوری ہوں تو ہم انکی تعریف کریں، اور محبت کا اظہار کریں۔

جبکہ اگر وہ آرزوئیں پوری نہ ہوں تو دل سرد ہوجائیں، بی بی سے حاجت لینے کے لیے کن کن کہانیوں کو نہیں پڑھتے؟ ہر اس کہانی کو بی بی سے منسوب کرکے پڑھتے ہیں جس میں حاجت روائی کا کوئی قصہ ہو خواہ اس کا نقل کرنے والا کوئی شیعہ ہو یا نہ ہو، مومن ہو یا نہ ہو، حتیٰ کہ اس کا ناقل معلوم بھی نہ ہو۔ کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ یہ بی بی اپنی تمام تر نورانیت کے ساتھ اپنی تمام تر معنویات کے ساتھ، تمام تر شرف و عزت کے ساتھ ان ساری مصیبتوں کو مشکلات کو برداشت کیا تو کس لیے کیا؟ وہ اس لیے نہ تھیں کہ خدا سے ہماری دنیوی و مادی چند بے ارزش حاجتوں کو خدا سے سفارش کرکے ہمارے لیے مانگیں، بلکہ وہ اس لیے تھیں کہ ہمیں خدا سے ملادے، اور ہم خدا کی اطاعت و پرستش کے ذریعے اپنی آخرت میں کامیاب و کامران ہوجائیں، اور جہنم سے بچیں۔ وہ اس لیے آئی ہیں کہ ہم ان سے خدا کی اطاعت و پیروی کرنا سیکھیں ان سے یہ سیکھیں کہ خدا سے محبت کس طرح کرنی چاہیے۔ ان سے سیکھیں کہ کہاں تک خدا کی راہ میں قربانی دینی ہے۔ ان سے سیکھیں کہ راہ خدا کیا ہے، اور کیسے راہ خدا پہ چلا جاسکتا ہے؟

ہماری ابدی زندگی، ہماری اخروی زندگی ہے۔ ہمیں اس دنیا میں اس طرح زندگی گزارنی ہے کہ ہماری اخروی زندگی آباد ہوجاے، اس لیے زہرائے مرضیہ بانوان اسلام کے لیے نمونہ عمل ہے کہ کائنات کی خواتین ان سے سیکھیں کہ ایک خاتون کو اپنی آخرت کس طرح سنوارنی چاہیے؟ اسی لیے سیدہ کونین اصول زندگی بیان فرما رہی ہیں، اور ہمیں بتا رہی ہیں کہ خدا کے نزدیک کون سی خاتون سب سے بہتر خاتون ہوسکتی ہے،؟ اور سب سے بدتر خاتون کون سی ہوسکتی ہے؟ کون سی خاتون سعادت مند اور خوش بخت ہے؟ اور کون سی خاتون بدبخت و نامراد و ناکام ہے؟

الزہراء: قَالَتْ فَاطِمَةُ (عليها السلام) فِي وَصْفِ مَا هُوَ خَيْرٌ لِلنِّسَاءِ بِبِي نِي اس سلسلے میں کہ خواتین کے لیے کیا چیز بہتر ہے، فرمایا خَيْرٌ لَّهُنَّ اَنْ لَا يَرَيْنَ الرَّجَالَ، وَ لَا يَرُوْهُنَّ. خواتین کے لیے سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ وہ نہ کسی نامحرم کو دیکھے اور نہ ہی کوئی نامحرم انہیں دیکھے۔ بعض خواتین کو اس بات کی فکر نہیں کہ محرم کیا ہے تو نامحرم کیا ہے؟ انکے نزدیک سب محرم ہے، انہیں صرف بات کی فکر ہے کہ سیدہ کونین کی کون سی کہانی پڑھوں تاکہ سیدہ کونین ہماری کہانی کو سننے اور ہماری بھی حاجت روائی کرے۔ فاطمہ (س) کی نگاہ ان خواتین پر ہے جو حلال و حرام، جائز و ناجائز، اور محرم و نامحرم کی فکرمیں ہوتی ہیں۔ سیدہ کی نگاہ میں وہ لوگ بدترین امت ہیں جنہیں صرف کھانے پینے، اور بولنے کی فکر لگی ہوئی ہے، اور اطاعت و عبادت، تقویٰ، و اخلاص و تعلیم و تربیت وغیرہ کی کوئی فکر نہیں ہے۔

الزہراء۔(س):قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله وسلم)،شَرَّ أُمَّتِي مِثْرِي امت میں بدترین لوگ وہ ہیں جوَالَّذِينَ غَدُّوا بِالنَّعِيمِ انواع واقسام کی نعمتیں کھاتے ہیں الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَلْوَانَ الطَّعَامِ قسم قسم کے کھانے کھاتے ہیں وَ يَلْبَسُونَ أَلْوَانَ الثِّيَابِ رنگا رنگ کپڑے پہنتے ہیں۔ وَ يَتَشَدَّقُونَ فِي الْكَلَامِ ہر قسم کی باتیں بکتے ہیں۔ اگر ہم بے بندوبار ہوجائیں اور حرام وحلال کی پرواہ کئے بغیر زندگی گزاریں تو بی بی سے ہمارا رشتہ برقرار نہیں رہے گا۔